قرآنی بیان

حضرت طالوت کا واقعہ

(پارہ:02 سورۃ البقرہ:247)



مَدَنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ امام مساجد (دعوتِ اسلامی)
کے تحت مساجد کے لیے

2 اکتوبر، 2026ء (بمطابق: 19 ربیع الآخر، 1448ھ)
کے جمعۃ المبارک کا

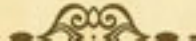

مَدَنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ امام مساجِد (دعوتِ اسلامی) کے تحت مساجِد کے لیے
2 اکتوبر، 2026ء (بمطابق: 19 ربیعُ الآخر، 1448ھ) کے جمعۃُ المبارک کا

قرآنی بیان

بنام

(پارہ:02، سورۂ بَقَرہ:247)

حضرت طالوت کا واقعہ

(حضرت طالوت رحمۃُ اللہِ علیہ کا واقعہ اور اس سے ملنے والے اسباق کا بیان)

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- حضرت طالُوت کا واقعہ — صفحہ:03
- مُطالَعہ کرنا اَوْلیا کا طریقہ ہے — صفحہ:13
- صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کی آزمائش کا واقعہ — صفحہ:17
- دورِ حاضِر کا سب سے بڑا مسئلہ — صفحہ:22

پیشکش
اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ
Islamic Research Center
(شعبہ: بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

FOR FEEDBACK
(+92) 315 2692 786
GET MORE SPEECHES
(+92) 310 8882 033

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّۃَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نیّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

اللہ پاک کے سب سے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلَّی اللہُ علیہ وَآلِہٖ وَسلَّم کا فرمان ہے: جس نے چھینک آنے پر یہ کہا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ مَا کَانَ مِنْ حَالٍ وَّصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اَھْلِ بَیْتِہٖ

تو اللہ پاک (چھینک نکلنے کی جگہ سے) سے ایک (ظاہری آنکھ سے نہ دِکھنے والا) پرندہ نکالتا ہے جو کہ مکھی سے بڑا اَور ٹڈی سے چھوٹا ہے، عرش کے نیچے جا کر عرض کرتا ہے: اے اللہ پاک! اِس کہنے والے کی مَغْفِرَت فرما۔[1]

دِل سے اُس جانِ جاں پر چاہیے پڑھنا درود — پہنچے اُمَّت سے شَفیعِ جُرمِ اُمَّت پر سلام
تھا ورم آ جاتا قدموں پر قِیَامُ اللَّیل میں — ایسے قدموں کے قِیام و اِستقامت پر سلام[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... القول البدیع، الصلاۃ علیہ عند العطاس، صفحہ: 225 ملتقطاً۔
2 ... نورِ ایمان، صفحہ: 44 ملتقطاً۔

قَالَ اللّٰہُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰی فِی الْقُرْآنِ الْكَرِیْم (اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے):

اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىهُ عَلَیْكُمْ وَ زَادَهٗ بَسْطَةً فِی الْعِلْمِ وَ الْجِسْمِ ؕ وَ اللّٰهُ یُؤْتِیْ مُلْكَهٗ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ﴿۲۴۷﴾ (پارہ:2، سورۂ بَقَرہ:247)

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْم وَ صَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْكَرِیْم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تَرجَمۂ کَنزُ العِرفان: اُسے اللہ نے تم پر چُن لیا ہے اور اُسے علم اور جسم میں کشادگی زیادہ دِی ہے اور اللہ جس کو چاہے اپنا مُلک دے اور اللہ وسعت والا، علم والا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت طالُوت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ بنی اسرائیل کے ایک نیک دِل بادشاہ تھے، پارہ:2، سورۂ بَقَرہ، آیت:246 سے 251 تک آپ کا واقعہ ذِکر کیا گیا ہے، آج ہم یہ واقعہ سُننے اور اِس سے اَسباق سیکھنے کی کوشش کریں گے۔

حضرت طالُوت کا واقعہ

واقعہ کچھ یُوں ہے: جیسے ہمارے ہاں آج کل انتخابات (یعنی *Voting*) کا نظام ہے، بنی اسرائیل میں ایک وقت یہ نظام رائج ہوا کہ وقت کے نبی علیہ السَّلام اللہ پاک کے حکم سے ایک شخص کا نام لے دیتے، جس کا نام آتا، اُسی کو بادشاہ مقرّر کیا جاتا تھا۔[1]

اللہ پاک کے نبی حضرت شمویل علیہ السَّلام کا دورِ نبوت تھا، آپ نے قانُون کے مُطابِق بنی اسرائیل کا بادشاہ مقرّر کرنا تھا؛ چنانچہ آپ نے اللہ پاک کے حکم سے فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوْتَ مَلِكًا ؕ | **تَرجَمۂ کَنزُ العِرفان:** بیشک اللہ نے طالوت کو تمہارا

1 ... تفسیر نعیمی، پارہ:2، سورۂ بقرہ، زیرِ آیت:246، جلد:2، صفحہ:546 خلاصۃً۔

(پارہ:2، سورۂ بَقَرہ:247) بادشاہ مقرّر کیا ہے۔

اب حضرت طالُوت رحمۃُ اللہِ علیہ کوئی بہت بڑے مالدار، بزنس مین (Businessman) یا بظاہر کوئی چوہدری یا سردار وغیرہ نہیں تھے، مُعاشرے کے ایک عام شخص تھے۔ جب آپ کو بطور بادشاہ نامزد (Nominate) کیا گیا تو بنی اسرائیل کو یہ بات پسند نہ آئی، کہنے لگے:

اَنّٰى يَكُوْنُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ اَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ ؕ (پارہ:2، سورۂ بَقَرہ:247)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اسے ہمارے اُوپر کہاں سے بادشاہی حاصِل ہوگئی حالانکہ ہم اس سے زیادہ سلطنت کے مُستَحِق ہیں اور اسے مال میں بھی وسعت نہیں دی گئی۔

یعنی طالُوت رحمۃُ اللہِ علیہ تو مالدار بھی نہیں ہیں، مُعاشرے کے کوئی بڑے اور نامَوَر، مَشْہُور و معروف شخص بھی نہیں ہیں تو یہ بادشاہت کے حقدار کیسے ہوسکتے ہیں؟ بادشاہت کے حقدار تو ہم لوگ ہیں۔[1] اللہ پاک نے فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىهُ عَلَيْكُمْ وَزَادَهٗ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ ؕ وَاللّٰهُ يُؤْتِيْ مُلْكَهٗ مَنْ يَّشَآءُ ؕ (پارہ:2، سورۂ بَقَرہ:247)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اسے اللہ نے تم پر چُن لیا ہے اور اسے علم اور جسم میں کشادگی زیادہ دی ہے اور اللہ جس کو چاہے اپنا ملک دے۔

یعنی حضرت طالُوت کے بطور بادشاہ نامزد ہونے کے چند اسباب ہیں: (1): اللہ پاک نے اُنہیں چُن لیا ہے، جسے اللہ پاک چُن لے، وہ یقیناً زیادہ حقدار ہے (2): اللہ پاک نے انہیں عِلْم میں وُسعت عطا فرمائی ہے اور بادشاہت کی ذِمّہ داریاں نبھانے کے لیے مال کی نہیں، عِلْم ہی کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے (3): اللہ پاک نے انہیں جسمانی صحت و طاقت

1 ... تفسیر طبری، پارہ:2، سورۂ بَقَرہ، زیرِ آیت:247، جلد:2، صفحہ:617، رقم:5647 خلاصۃً۔

زیادہ عطا فرمائی ہے اور بادشاہت کے لیے اس کی بہت اہمیت ہے، ایک بیمار یا کمزور آدمی بادشاہی کی مصروفیات کے لیے بھاگ دوڑ نہیں کر سکتا (4):بادشاہت حقیقت میں اللہ پاک کی ہے، وہ جسے چاہے اس مَنْصب کے لیے منتخب فرمائے۔ لہٰذا جبکہ حضرت طالُوت رحمۃُ اللہِ علیہ کو اللہ پاک نے منتخب فرمایا ہے تو کسی کو اس پر اعتراض نہیں کرنا چاہیے۔[1]

بہر حال! بنی اسرائیل نے کچھ بحث مُباحثہ کے بعد حضرت طالُوت رحمۃُ اللہِ علیہ کی بادشاہت کو تسلیم کر لیا۔ اب مُعَاملہ یہ تھا کہ اس وقت غیر مسلموں کا بہت ظالِم و جابِر بادشاہ تھا: **جَالُوت**۔ یہ بنی اسرائیل پر بہت ظُلْم ڈھایا کرتا تھا۔ حضرت طالُوت رحمۃُ اللہِ علیہ بادشاہ بنے تو آپ نے ایک لشکر تیار کیا اور جالُوت کے ساتھ لڑائی کے لیے روانہ ہوئے۔ راستے میں ایک مقام پر پہنچ کر آپ نے فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ مُبْتَلِیْكُمْ بِنَهَرٍ ۚ (پارہ:2، سورۂ بَقَرہ:249)	**تَرجَمۂ کَنزُالعِرفان :** بیشک اللہ تمہیں ایک نہر کے ذریعے آزمانے والا ہے۔

یعنی ابھی آگے ایک نہر آئے گی، اُس نہر کے ذریعے تمہاری آزمائش کی جائے گی۔[2] آزمائش کی صُورت یہ ہو گی کہ

فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَیْسَ مِنِّیْ ۚ وَ مَنْ لَّمْ یَطْعَمْهُ فَاِنَّهٗ مِنِّیْۤ اِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةًۢ بِیَدِهٖ ۚ (پارہ:2، سورۂ بَقَرہ:249)	**تَرجَمۂ کَنزُالعِرفان :** تو جو اس نہر سے پانی پیئے گا، وہ میرا نہیں ہے اور جو نہ پیئے گا، وہ میرا ہے سوائے اس کے جو ایک چُلّو اپنے ہاتھ سے بھر لے۔

---

1 ... تفسیر خازن، پارہ:2، سورۂ بَقَرہ، زیرِ آیت:247، جلد:1، صفحہ:180 خلاصۃً۔

2 ... تفسیر بغوی، پارہ:2، سورۂ بَقَرہ، زیرِ آیت:249، جلد:1، صفحہ:259۔

یعنی جو اس نہر سے پانی پی لے گا، وہ ہمارے لشکر کا حصّہ نہیں رہے گا،[1] اسے واپس جانا ہو گا اور جو نہیں پیئے گا، وہ ہمارے ساتھ ہی رہے گا۔ ہاں! ایک آدھ چُلّو پی لیا تو یہ معاف ہے۔

یہ گویا بنی اسرائیل کا ایک امتحان لیا جارہا تھا۔ چنانچہ جب نہر پر پہنچے تو سب کو زَور کی پیاس لگی۔[2] اب ہوا کیا؟

فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِیْلًا مِّنْهُمْ ؕ (پارہ:2، سورۂ بَقَرہ:249)	تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: تو ان میں سے تھوڑے سے لوگوں کے علاوہ سب نے اس نہر سے پانی پی لیا۔

عُلَمائے کرام فرماتے ہیں: ہزاروں کے لشکر میں سے صِرْف 313 افراد تھے۔ جنہوں نے پانی نہیں پیا۔[3] باقی سب اس امتحان میں ناکام ہو گئے، اُن سے پیاس برداشت نہ ہوئی اور وہ پانی پی کر نافرمانی کر گئے۔ چنانچہ حضرت طالُوت رحمۃُ اللہِ علیہ نے پانی پینے والے سبھی کو واپس لوٹا دیا۔

اب مُعاملہ یُوں تھا کہ سامنے ظالِم و جابِر بادشاہ جالُوت کی بہت بڑی فوج تھی، اِدھر یہ صِرْف 313 اَفْراد تھے۔ آپس میں ایک دوسرے سے باتیں ہونے لگیں کہ ہم تو بہت کم رہ گئے ہیں، آج تو ہم جالُوت کا مقابلہ نہیں کر سکیں گے۔ مگر جو پکّے یقین والے تھے، اللہ پاک پر کامِل توکّل اور بھروسہ رکھنے والے تھے، وہ بولے:[4]

---

1 ... تفسیر قرطبی، پارہ:2، سورۂ بَقَرہ، زیرِ آیت:249، جلد:2، جز:3، صفحہ:164۔
2 ... تفسیر بغوی، پارہ:2، سورۂ بَقَرہ، زیرِ آیت:249، جلد:1، صفحہ:260۔
3 ... تفسیر نسفی، پارہ:2، سورۂ بَقَرہ، زیرِ آیت:249، جلد:1، صفحہ:206۔
4 ... تفسیر روح البیان، پارہ:2، سورۂ بَقَرہ، زیرِ آیت:249، جلد:1، صفحہ:394 خلاصۃً۔

كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِیْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِیْرَةًۢ بِاِذْنِ اللّٰهِؕ وَ اللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ(۲۴۹)

(پارہ:2، سورۂ بَقَرہ:249)

تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: بہت دفعہ چھوٹی جماعت اللہ کے حکم سے بڑی جماعت پر غالب آئی ہے اور اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

یعنی اللہ پاک صبر کرنے والوں، اپنے مقصد کے لیے ڈَٹ جانے والوں کے ساتھ ہے، لہٰذا یہ خیال نہ کرو کہ ہم تھوڑے ہیں، بَس اپنے نیک مقصد کے لیے ڈَٹ جاؤ! بہت مرتبہ تھوڑا لشکر، بڑے لشکروں پر غالب آجاتا ہے۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا؛ جب لڑائی کے میدان میں پہنچے، اس لشکر میں اللہ پاک کے نبی حضرت داؤد علیہ السَّلام بھی موجود تھے۔ آپ نے ایک ہی پتھر جالُوت کی طرف پھینکا، بَس طاقتِ نبوت کی ضرب برداشت کرنا جالُوت کے بَس میں نہیں تھا، چنانچہ یہی ایک پتھر اس کی کھوپڑی میں لگا اور آر پار ہو گیا۔ یُوں جالُوت کے مرتے ہی سارا لشکر شکست کھا گیا اور اللہ پاک نے حضرت طالُوت رحمۃُ اللہِ علیہ کو ناقابلِ یقین اور بے مثال فتح عطا فرمادی۔[1]

کسی کو تاجِ وقار بخشے، کسی کو ذِلّت کے غار بخشے
جو سب کے ماتھے پہ مہرِ قدرت لگا رہا ہے، وہی خُدا ہے
کسی کو سوچوں نے کب سراہا، وہی ہوا جو خُدا نے چاہا
جو اِختیارِ بشر پہ پہرے بٹھا رہا ہے، وہی خُدا ہے

پیارے اسلامی بھائیو! یہ ایک قرآنی واقعہ ہم نے سُننے کی سَعادت حاصِل کی، اس سے ہمیں سیکھنے کے چند سبق ملتے ہیں:

---

1 ... تفسیر کبیر، پارہ:2، سورۂ بَقَرہ، زیرِ آیت:251، جلد:2، صفحہ:516 خلاصۃً۔

(1): صحت اور عِلْم کی اہمیت کو سمجھیے!

سب سے پہلا سبق تو یہ کہ؛ (1): جسمانی صحت اور (2): عِلْم اِن دونوں کو اپنے اندر مَضْبُوط کرنا چاہیے۔ دیکھیے! اللہ پاک نے حضرت طالُوت رحمۃُ اللہِ علیہ کی تمام بنی اسرائیل پر فضیلت کی یہ وجہ ذِکر کی، فرمایا:

وَزَادَهٗ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ ؕ (پارہ:2، سورۂ بَقَرہ:247)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور اسے علم اور جسم میں کشادگی زیادہ دی ہے۔

یعنی آپ کو جسمانی طاقت بھی عطا کی گئی ہے اور عِلْم بھی عطا کیا گیا ہے۔ یہ جو دونوں چیزیں ہیں نا؛ یہ دونوں ایک ساتھ نبھانی ہوتی ہیں۔

ہمارے ہاں حالات جو معاشرے میں نظر آتے ہیں، وہ یُوں ہیں کہ جو عِلْم کا شیدائی ہوتا ہے، وہ اپنی صحت کی طرف کم تَوَجُّہ کرتا ہے ❁ رات کو ایک، ایک، دو دو بجے تک جاگ رہے ہیں، کتابیں پڑھ رہے ہیں، علمی اَبْحاث ہو رہی ہیں، تحقیقات (Researchs) چل رہی ہیں، یُوں جاگ جاگ کر، زیادہ محنت کر کے، صحت اور خُوراک کی طرف زیادہ تَوَجُّہ نہ دینے کے سبب اُن کی صحت کے مسائل ہو جاتے ہیں ❁ یونہی جو لوگ اپنی صحت پر تَوَجُّہ کرنے والے ہوتے ہیں، اُن کی عموماً عِلْمِ دِین کی طرف تَوَجُّہ نہیں ہوتی، جِمْ (Gym) جاتے ہیں، ورزش کرتے ہیں، اپنی خوراک کا لحاظ کرتے ہیں۔ وقت پر سوتے، وقت پر اُٹھتے ہیں مگر... ایسوں کے اندر علمی شوق کم دیکھنے کو ملتا ہے۔ یہ میں جنرل بات کر رہا ہوں؛ اس کے اُلٹ بھی بہت ساری مثالیں ملیں گی، بہر حال! دیکھا یہ جاتا ہے کہ بندے کی عِلْم اور صحت دونوں کی طرف برابر تَوَجُّہ ہو، ایسا کم ہوتا ہے۔

انسان رُوح اور جسم کا مجموعہ ہے

دیکھیے! ہم رُوح اور جسم کا مجموعہ ہیں۔ عِلْم ہماری رُوح کی غِذا ہے۔[1] اچھی خوراک، مناسب نیند، آرام وغیرہ ہمارے جسم کی غذا ہے۔ رُوح اور جسم دونوں ہی ٹھیک رہیں گے تو ہی نظام چلے گا، **رُوح بیمار ہو گئی تو اِنسانیت مَر جائے گا، آدمی بے ضمیر ہو کر رہ جائے گا۔ جسم بیمار پڑ گیا تو بالآخر اِنْسان ہی نہیں رہے گا۔** لہٰذا ہم نے دونوں کو مَضْبُوط رکھنا ہے۔

دُنیا جمع کر دی گئی

حدیثِ پاک میں ہے، رسولِ ذیشان، مکی مَدَنی سلطان صلَّی اللہُ علیہ وَآلِہٖ وَسلَّم نے فرمایا:

مَنْ اَصْبَحَ مِنْكُمْ آمِنًا فِي سِرْبِهٖ مُعَافًى فِي جَسَدِهٖ عِنْدَهٗ قُوْتُ يَوْمِهٖ فَكَاَنَّمَا حِيزَتْ لَهُ الدُّنْيَا

ترجمہ: جس نے اِس حال میں صبح کی کہ ❁ اس کا دِل مطمئن ❁ بدن تندرست ❁ اور اس کے پاس ایک دن کی خوراک ہو تو گویا اُس کے لیے دُنیا جمع کر دی گئی ہے۔[2]

پتا چلا؛ جسمانی صحت بھی عظیم تَرِین نعمتوں میں سے ہے۔ ظاہِر ہے؛ ❁ صحت مند ہوں گے تو نمازوں میں چُستی آئے گی ❁ تلاوت زیادہ کر پائیں گے ❁ نوافل کی کثرت کر پائیں گے ❁ زیادہ درود شریف پڑھ پائیں گے ❁ خِدْمتِ دین کے لیے بھاگ دوڑ کر سکیں گے ❁ قافلوں میں سَفَر کر سکیں گے ❁ نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچا پائیں گے۔ اگر بیمار پڑ گئے، صحت اچھی نہ رہی، کمزوری بڑھ گئی تو بہت ساری نیکیاں کرنے سے محرومی ہو سکتی ہے۔ اس لیے اپنی صحت کا بھرپُور خیال رکھنا چاہیے۔

---

1 ...نزہۃ القاری، جلد:1، صفحہ:434۔
2 ...ترمذی، کتاب الزہد، صفحہ:560، حدیث:2346۔

تمہاری جان کا تم پر حق ہے

حضرت سلمان فارسی اور حضرت ابو درداء رَضِیَ اللّٰہُ عنہما؛ ان دونوں کو پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلّی اللّٰہُ علیہ وَ آلِہٖ وَسلَّم نے آپس میں بھائی بھائی بنایا تھا۔ ایک دِن حضرت سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ حضرت ابو درداء رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے ملنے کے لیے ان کے گھر تشریف لائے۔ آپ کی زوجہ محترمہ حضرت اُمِّ درداء رَضِیَ اللّٰہُ عنہا نے (پردے کی احتیاط کے ساتھ) بتایا: اے سلمان فارسی! آپ کے بھائی دُنیا میں بالکل رغبت نہیں رکھتے۔ دِن بھر روزہ رکھتے ہیں، ساری رات عبادت کرتے ہیں۔

حضرت سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے یہ بات سُنی تو حضرت ابو درداء رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کے لیے کھانا منگوایا، فرمایا: کھایئے! کہا: آپ کھاؤ! فرمایا: اے ابو درداء! جب تک آپ نہیں کھائیں گے، میں بھی نہیں کھاؤں گا۔ چنانچہ حضرت ابو درداء رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے کھانا کھا لیا۔ پھر رات ہوئی، حضرت ابو درداء رَضِیَ اللّٰہُ عنہ عِبَادت کے لیے اُٹھنے لگے، حضرت سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے روک لیا، جب فجر کا وقت قریب ہوا تو کہا: اب اُٹھیے! اب دونوں نے اُٹھ کر نماز پڑھی۔

اب حضرت سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے اپنے بھائی کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

اِنَّ لِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَلِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِاَهْلِكَ وَلِضَيْفِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، فَاَعْطِ كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهٗ

ترجمہ: اے ابو درداء! ❁. آپ پر آپ کے رَبّ کا بھی حق ہے ❁. آپ کی ذات کا بھی حق ہے ❁. آپ کے اَہْلِ خانہ کا بھی حق ہے ❁. اور مہمان کے بھی حقوق ہیں، لہٰذا ہر ایک کو

اس کے حقوق دیجیے!

(یعنی عِبَادت بھی لازمی کیجیے! مگر ساتھ ہی ساتھ اپنی صحت کا بھی خیال رکھیے! گھر والوں کے بھی حقوق ادا کیجیے! اور جب مہمان آیا ہو تو اس کے ساتھ بھی وقت گزارا کیجیے!)

جب یہ بات پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلّی اللہُ علیہ وَآلِہٖ وَسلَّم کے حُضُور عرض کی گئی تو فرمایا:

صَدَقَ سَلْمَانُ الْفَارِسِیُّ

ترجمہ: سلمان فارسی نے سچ کہا ہے۔[1]

پتا چلا؛ ہماری اپنی جان کا بھی ہم پر حق ہے اور آپ دیکھیے! حضرت ابو درداء رَضِیَ اللہُ عنہ رات جاگ کر عِبَادت کیا کرتے تھے، دِن بھر نفل روزے رکھا کرتے تھے۔ ظاہِر ہے مسلسل روزے رکھنے، مسلسل راتوں کو جاگنے کے سبب کمزوری ہو جانے کا خدشہ تھا تو حضرت سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ عنہ نے اس میں بھی میانہ رَوِی اِختیار کرنے، اپنی جان کے حقوق پُورے کرنے یعنی مناسب خُوراک اور مناسب آرام لینے کی ترغیب دِلائی۔ ہمارے ہاں تو ❁. راتیں فلمیں دیکھتے ❁. سوشل میڈیا پر خواہ مخواہ سکرولنگ (Scrolling) کرتے ❁. ویڈیو گیمز (Video games) کھیلتے گزر جاتی ہیں ❁. لوگ رات بھر جاگتے ہیں، عین فجر کے وقت جا کر سو جاتے ہیں، پھر دوپہر تک سوتے ہیں، ناشتہ وقت پر نہیں ہوتا، نیند پُوری نہیں ہوتی، کھانے کی ترتیب ٹھیک نہیں رہتی، یُوں طبیعت خراب ہوتی ہے، معدہ کمزور پڑ جاتا ہے ❁. مناسب آرام نہ ملنے کے سبب اندرونی اعضا آہستہ آہستہ کمزور ہونا

---

1 ... ابن خزیمہ، کتاب الصیام، باب ذکر الدلیل علی ان الفطر... الخ، صفحہ: 492، حدیث: 2144۔

شروع ہو جاتے ہیں اور آدمی بیمار پڑ جاتا ہے۔

آپ غور کیجیے! جب عِبَادت کے معاملے میں ہمیں حکم ہے کہ اپنے آرام اور صحت کا خیال رکھیں، میانہ رَوِی سے عبادت کریں تو سوچئے! فضولیات بلکہ گُناہوں کے مُعَاملے میں کیا حکم ہو گا...؟ یہ تو ڈبل (Double) ہلاکت ہے۔ گُناہوں میں رات گنوائی، دِن فضولیات میں گزارا، صحت خراب کر کے دُنیا تباہ، گُناہ سَر چڑھا کر قبر و آخرت تباہ...!! نہ اِدھر کے رہے، نہ اُدھر کے رہے۔

عِلْمِ دِین لازمی سیکھیے!

اسی طرح دوسری جانِب تَوَجُّہ کیجیے! جسمانی صحت کے ساتھ ساتھ رُوح کی صحت کا بھی خیال رکھنا ہے، رُوح کو بھی اس کی غذا دینی ہے اور رُوح کی غذا کیا ہے؟ عِلْمِ دِین۔

اس میں تو آج کل بہت ہی کمزوری ہے؛ دِینی کتابیں پڑھنے کا ذِہن یُوں سمجھ لیجیے کہ اچھے اچھوں کا نہیں ہوتا۔ ہم خُود ہی اپنے آپ پر غور کر لیں، ہاتھ نہ اُٹھایئے گا، بَس دِل ہی دِل میں غور کیجیے! ہم اَلْحَمْدُلِلّٰہ! پیدائشی مسلمان ہیں؛ ❁ کیا ہم نے پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ وَآلِہٖ وَسلَّم کی سیرت پر کوئی کتاب مکمل پڑھی ہوئی ہے؟ ❁ کیا ہم نے مکمل قرآنِ کریم ترجمہ اور تفسیر کے ساتھ سمجھ کر پڑھنے کی سَعَادت حاصِل کی ہے؟ ❁ کیا ہم نماز، روزے، حج، زکوٰۃ کے متعلّق دِینی مسائل پڑھتے ہیں؟ ❁ وُضو بچپن میں اَبُّو جان کو جیسے کرتے دیکھ لیا تھا، اُسی پر آج تک ٹھہرے ہوئے ہیں یا وُضو کے مسائل پر کوئی معتبر کتاب یا رسالہ بھی پڑھا ہے؟

غرض؛ افسوس! کی بات ہے کہ آج مسلمانوں کی دِینی کتابوں کی طرف، عِلْمِ دِین سیکھنے سکھانے کی طرف بہت کم تَوَجُّہ ہے۔ کاش! ہم عِلْمِ دین سیکھنے والے، پڑھنے، پڑھانے

والے بن جائیں۔

مُطالعہ کرنا اَوْلیا کا طریقہ ہے

اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

اِنَّ اللّٰهَ یُسْمِعُ مَنْ یَّشَآءُۚ (پارہ:22، سورۂ فَاطِر:22)	تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: بیشک اللہ سُناتا ہے جسے چاہتا ہے۔

یعنی اللہ پاک جسے چاہتا ہے ہدایت کی باتیں سُنوا دیتا ہے۔[1] شیخ شہابُ الدِّین سُہرَوَردی رحمۃُ اللہِ علیہ اس آیت کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ہمارے دِل میں ہدایت کی باتیں آنا اللہ پاک کی طرف سے ہے، اس کے ظاہری ذرائع 2 ہیں: (1): مخلوق کی زبان کہ عاشقانِ رسول عُلمائے کرام کی زبانی سُن کر دِل میں ہِدایت کی باتیں آتی ہیں (2): اس کا دوسرا طریقہ ہے: دِینی مُطالعہ کہ بندہ جب کتاب پڑھتا تو اس کے دِل میں ہدایت کی باتیں اُترتی ہیں۔

مزید فرماتے ہیں: دِینی مُطالعہ رحمت کے دروازوں میں سے ایک بڑا دروازہ ہے، بڑے بڑے مشائخ، صُوفیا، عُلَما اور زاہدوں کا عمل ہے، اس کی بَرَکت سے رحمت کے دروازے کُھل جاتے ہیں۔[2]

فیشن ایبل نوجوان کی توبہ

کلکتہ (ہند) کا واقعہ ہے، ایک نوجوان جو بہت فیشن ایبل (***Fashionable***) زندگی

---

1 ... جلالین مع حاشیہ صاوی، پارہ:22، سورۂ فاطر، زیرِ آیت:22، جلد:3، جز:5، صفحہ:83۔

2 ... عوارف المعارف، الباب الثانی فی تخصیص الصوفیۃ بحسن الاستماع، صفحہ:22 ملتقطاً خلاصۃً۔ دار الکتب

گزار رہا تھا۔ سُنّتوں کی طرف اس کی تَوَجُّہ نہیں تھی۔ ایک بار اس کی چند اسلامی بھائیوں سے مُلاقات ہوئی، انہوں نے اسے **سیرتِ مصطفےٰ** صلَّی اللہُ علیہ وَآلِہٖ وَسلَّم کے موضوع پر امیر اہلسنت کا ایک رسالہ **بھیانک اُونٹ** تحفے میں دیا۔ گھر آکر اُس نے رسالہ رکھ دیا۔ پھر ذِہن بنا کہ چلو..!! مختصر سا رسالہ ہے سونے سے پہلے پڑھ لیتا ہوں۔ چنانچہ رسالہ پڑھنا شروع کیا، مکّہ شریف میں غیر مسلموں نے سرکارِ عالی وقار، مکی مَدَنی تاجدار صلَّی اللہُ علیہ وَآلِہٖ وَسلَّم پر جو ظُلم کے پہاڑ توڑے تھے، رِسالے میں اُن کا بیان تھا، **وہ نوجوان کہتا ہے:** رسالہ پڑھتے پڑھتے عشقِ رسول کے سبب میری آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ میں نے روتے روتے رسالہ پڑھا، اُسے پڑھنے کی بَرَکت سے تَوبہ کرنے اور نیکی کی راہوں پر چلنے کا ذہن بن گیا۔ اگلے دِن میں نے والدین سے اجازت لی اور دعوتِ اسلامی والے عاشقانِ رسول کے ساتھ قافلے کا مسافِر بن گیا۔ اَلحمدُ لِلّٰہ! نیک صحبت کی بَرَکت سے میں نے فیشن ایبل (*Fashionable*) زندگی چھوڑی، چہرے پر داڑھی شریف سجائی، سَر پر عِمامہ شریف سجایا اور اچھی صحبت میں رہنے والا بن گیا۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! **پیارے اسلامی بھائیو!** یہ ہے دِینی مُطالعہ کی بَرَکت...!! اگر ہم دِینی کتابیں پڑھنے کی عادَت بنائیں تو اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! اس کی نُورانیت نصیب ہو گی اور اللہ پاک نے چاہا تو ہم نیک بننے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

اَلحمدُ لِلّٰہ! شیخِ طریقت، امیر اہلسنت مولانا الیاس عطّار قادری دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ ہر ہفتے کو مدنی چینل پر لائیو **مدنی مذاکرہ** (یعنی سُوال جواب کا سلسلہ) فرماتے ہیں، یہ بھی دیکھا کیجیے! عِلمِ دین سیکھنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ آپ اس مدنی مذاکرے میں ہفتہ وار ایک رسالہ پڑھنے

---

1 ...غافل درزی، صفحہ: 5 بتصرف۔

کا ہدف دیتے ہیں، صِرف 17 سے 20 صفحات کا مختصر دِینی رسالہ ہوتا ہے جو پُورے ہفتے میں پڑھنا ہوتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! امیر اہلسنت کی کوشش سے ہفتہ وار لاکھوں لاکھ افراد دِینی رسالہ پڑھنے کی سَعَادت حاصِل کرتے ہیں۔ آپ بھی نِیّت کیجیے! مدنی مذاکرے میں بھی شرکت کیا کیجیے اور ہفتہ وار رِسالہ پڑھنے کی بھی عادَت بنائیے! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! عِلْمِ دِین سیکھنے کی سَعَادت نصیب ہو گی۔

آزمائش کی ایک صُورت

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت طالُوت رحمۃُ اللہِ علیہ کے واقعہ پر مزید غور کیجیے! جب آپ لشکر لے کر تشریف لے جا رہے تھے، راستے میں فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ مُبْتَلِيْكُمْ بِنَهَرٍ ۚ (پارہ:2، سورۂ بَقَرہ:249)	**تَرجَمۂ کنزُالعِرفان:** بیشک اللہ تمہیں ایک نہر کے ذریعے آزمانے والا ہے۔

یعنی ابھی ایک نہر آئے گی، اس کے ذریعے اللہ پاک تمہاری آزمائش فرمائے گا، جو بندہ نہر سے پانی نہ پی کر اللہ پاک کی فرمانبرداری کرے گا، وہ کامیاب رہے گا، جو پانی پی لے گا، اللہ پاک کا نافرمان ٹھہرے گا اور ناکام ہو جائے گا۔[1]

یہاں سے مَعْلُوم ہوا؛ **آزمائش** صِرْف تکلیف و پریشانی آنے کو نہیں کہتے، اللہ پاک کے اَحْکام بھی ہمارے لیے ایک آزمائش ہیں۔

کون اچھے اعمال کرتا ہے...؟

❁ ہم پر روزانہ 5 نمازیں فرض ہیں ❁ رمضان کریم کے روزے فرض ہیں ❁ شرائط

---

1 ... تفسیر بغوی، پارہ:2، سورۂ بَقَرہ، زیرِ آیت:249، جلد:1، صفحہ:259 مفصلاً۔

پائی جائیں تو زکوٰۃ فرض ہوتی ہے ❁ شرائط پائی جائیں تو حج فرض ہوتا ہے ❁ والدین کی خِدْمت ❁ رشتہ داروں سے نیک سلوک ❁ شراب سے بچنا ❁ جُوئے سے بچنا ❁ سُود ❁ رشوت وغیرہ سے بچنا، غرض جتنے شرعی اَحْکام ہیں، ان سب کے ذریعے ہمیں آزمایا جاتا ہے، پرکھا جاتا ہے، امتحان ہوتا ہے کہ کون اللہ پاک کے اَحْکام کمال فرمانبرداری سے مان لیتا ہے اور کون عقل کے گھوڑے دوڑاتا ہے، کون نفس و شیطان کی بات مان کر اللہ پاک کی نافرمانی کرتا ہے، کون مال و دولت کی لالچ میں اللہ پاک کو بُھولتا ہے، اپنے گناہوں پر پُھولتا ہے، کون ہے جو جنّت کے بدلے جہنّم خریدتا ہے؟ پارہ:29، سورۂ ملک، آیت:2 میں ارشاد ہوتا ہے:

اَلَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَ الْحَیٰوةَ لِیَبْلُوَكُمْ (پارہ:29، سورۂ ملک:2)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: وہ جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ تمہاری آزمائش کرے۔

یہاں اللہ پاک نے زِندگی اور موت پیدا کرنے کی حکمت بیان فرمائی کہ زِندگی اور موت کو اس لیے پیدا کیا گیا تاکہ تمہاری آزمائش ہو، تمہیں جانچا جائے۔ کیا آزمائش ہو گی؟ کیا جانچ کی جائے گی؟ فرمایا:

اَیُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا (پارہ:29، سورۂ ملک:2)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: کہ تم میں کون زیادہ اچھے عمل کرنے والا ہے۔

حضرت عبد اللہ اِبْنِ عمر رَضِیَ اللہُ عنہما سے روایت ہے: سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صلّی اللہُ علیہ وَآلِہٖ وَسلَّم نے سورۂ مُلک کی تِلاوت فرمائی جب اس آیتِ کریمہ پر پہنچے تو فرمایا: یہ جانچ ہو گی کہ کون اللہ پاک کی حرام کردہ چیزوں سے زیادہ بچتا ہے اور کون اللہ پاک کے

اَحکام پر عمل کرنے میں زیادہ جلدی کرنے والا ہے۔[1]

صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان کی آزمائش کا واقعہ

6 ہجری کا واقعہ ہے، اس سال صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عنہم عُمرہ کی نیت سے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلّی اللہُ علیہ وَآلِہٖ وَسلَّم کے ساتھ مکہ مکرّمہ کی طرف روانہ ہوئے، مکہ مکرّمہ میں اس وقت تک غیر مسلموں کی حکومت تھی، لہٰذا صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عنہم کو حُدَیْبِیَہ کے مقام پر رُکنا پڑا، آخر غیر مسلموں سے ایک مُعاہدہ کیا گیا جسے صُلحِ حُدَیْبِیَہ کہتے ہیں۔

اس موقع پر صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عنہم کا امتحان لیا گیا، شریعت کا حکم ہے کہ جب اِحْرام باندھا ہو، اس وقت خشکی کے جانوروں کو مارنا، ان کا شکار کرنا حرام ہے۔[2] صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عنہم چونکہ عُمرہ کی نیّت رکھتے تھے، اِحْرام باندھے ہوئے تھے، صحابۂ کرام علیہم الرّضوان میں بہت سے وہ تھے کہ شکار کرنا ان کے مَعْمُوْلَات کا حِصّہ تھا، بعض صحابہ تو شِکار کا شوق رکھتے تھے، اب اس حالت میں اللہ پاک نے صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عنہم کا امتحان لیا، شِکار کیے جانے والے جانور، چرند، پرند مثلاً؛ ہرن وغیرہ کثرت سے صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عنہم کی سواریوں کے قریب آگئے بلکہ خیموں کے اندر تک گُھس گئے، اس وقت اتنی کثرت سے جانور آئے کہ صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عنہم فرماتے ہیں: ان جانوروں کا ہاتھ سے شِکار کر لینا بلکہ بغیر ہتھیار کے صِرْف ہاتھ سے پکڑ لینا بھی بالکل اختیار میں تھا۔

اب ذرا غور کیجیے! بندے کو جس کام کا شوق ہو یا جو کام اُس کے معمولات کا حِصّہ ہو،

---

1 ... تفسیر قرطبی، پارہ:29، سورۂ ملک، زیر آیت:2، جلد:9، جز:18، صفحہ:135۔
2 ... بہارِ شریعت، جلد:1، حصہ:6، صفحہ:1179۔

اس کام سے منع کر دیا جائے اور ساتھ ہی اُس کام کے بہت اَسباب بھی بنا دیئے جائیں، اس حالت میں اُس کام سے رُکنا کس قدر دُشوار ہوتا ہے...!! ہمارے ہاں لوگ ڈاکٹر کے منع کر دینے کے باوُجُود بَرگر، پیزے، سگریٹ، چائے، کافی وغیرہ نہیں چھوڑ پاتے مگر صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عنہم کی اطاعت و فرمانبرداری پر، ان کے کامِل اِیمان پر قربان جایئے! ان جانوروں کا شِکار کرنا تو بہت دُور کی بات ہے، صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عنہم نے ان جانوروں کو آنکھ بھر کر بھی نہیں دیکھا اور قُدرت کے اس امتحان میں پُوری طرح کامیاب ہوئے۔[1]

یہ ہے امتحان! یہ ہے آزمائش...! شرعی اَحکام کے ذریعے ہماری بھی آزمائش ہے ❁ ایک طرف میٹھی نیند ہے، دوسری طرف نمازِ فجر ہے، آزمائش ہے کہ کون نیند قربان کر دیتا ہے اور کون نمازِ فجر کی سَعادت سے محروم رہتا ہے ❁ ایک طرف کاروبار ہے، دوسری طرف فرض نمازیں ہیں ❁ ایک طرف کام کاج ہیں، خواہشات ہیں، دوسری طرف رمضان کے روزے ہیں ❁ ایک طرف دُنیوی عیش و عِشرت ہے، دوسری طرف حج ہے ❁ ایک طرف فیشن پرستی ہے، دوسری طرف سُنَّتِ مصطفےٰ ہے، اب آزمائش ہے، دیکھا جاتا ہے کہ کون اللہ پاک کے اَحکام کے سامنے سَر جھکاتا ہے، کون سُنَّتِ مصطفےٰ اپناتا ہے اور کون ہے جو عارضی دُنیا کی رنگینیوں میں گم ہو کر اپنی آخرت داؤ پر لگا ڈالتا ہے۔

کامیابی کا نسخہ

صُوفیائے کرام فرماتے ہیں: ❁ ہمارے اَعضا پر ❁ ہماری آنکھ پر ❁ ہماری زبان پر ❁ ہمارے ہاتھوں پر ❁ ہمارے پُورے وُجُود پر ❁ ہمارے مال و دولت پر، غرض **ہماری ہر**

---

1 ... تفسیر نعیمی، پارہ:7، سورۂ مائدہ، زیرِ آیت:94، جلد:7، صفحہ:70-71 مفصلاً۔

چیز پر شریعت کا کنٹرول ہے، جو شریعت کی حَدوں کو توڑتا ہے، روزِ قیامت اسے دَرْدناک عذاب کا سامنا ہو گا۔[1]

سرکارِ بغداد، حُضُور غوثِ پاک شیخ عبد القادِر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں:

اِمْشِ تَحْتَ ظِلِّ کِتَابِ اللہِ وَ سُنَّةِ رَسُولِہٖ قَدْ اَفْلَحْتَ

اللہ پاک کی کتاب (قرآنِ مجید) اور سُنَّتِ مصطفےٰ کے سائے میں زِندگی گزارو...! کامیاب ہو جاؤ گے۔[2]

ہر کام شریعت کے مطابق میں کروں کاش! | یارَبّ! تُو مبلغ مجھے سُنَّت کا بنا دے[3]

یقین پکّا رکھیے!

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت طالُوت رحمۃُ اللہِ علیہ کے واقعہ سے ایک بات ہمیں یہ بھی سیکھنے کو ملی کہ یقین جب پکّا ہو، اللہ پاک پر بھروسہ کامِل ہو اور اِسی بھروسے بندہ اپنے **نیک مقصد** کے لیے ڈَٹ جائے تو اللہ پاک کے کرم سے مشکلات ٹل جاتی ہیں، بظاہِر ناممکن بھی ممکن ہو جاتا ہے۔

دیکھیے! صِرْف 313 افراد بچ گئے تھے، بعضوں کو خیال گزرا کہ اب ہم جالُوت کا مقابلہ کیسے کریں گے؟ تَوَکُّل والے بولے:

كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةًۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۲۴۹﴾

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بہت دفعہ چھوٹی جماعت اللہ کے حکم سے بڑی جماعت پر غالب آئی

---

1 ... تفسیر نعیمی، پارہ:7، سورۂ مائدہ، زیرِ آیت:94، جلد:7، صفحہ:77 ملتقطاً مفصلاً۔
2 ... الفتح الربانی، المجلس الرابع، صفحہ:32۔
3 ... وسائلِ بخشش، صفحہ:115۔

(پارہ:2، سورۂ بَقَرہ:249) | ہے اور اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

جب انہوں نے ایسا یقین دکھایا، اللہ پاک پر بھروسہ کیا تو رَبِّ کریم نے ان کی مدد فرمائی، حضرت داؤد علیہ السّلام کے ایک ہی وار سے ظالم و جابِر بادشاہ ڈھیر ہو گیا۔

پتا چلا؛ اللہ پاک پر یقین اور بھروسہ بہت بڑی نعمت ہے۔ سچ کہتا ہوں: اگر ہمارا یقین پکّا ہو جائے تو ہر میدان میں کامیابی ہمارے قدم چُومے گی، ہم اِس دنیا میں بھی کامیاب ہو جائیں گے اور آخرت بھی سَنْوَر جائے گی۔ اللہ پاک قرآنِ کریم میں اِرْشاد فرماتا ہے:

وَ اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۱۳۹﴾ | ترجمۂ کنزُالعِرفان: اگر تم ایمان والے ہو تو تم ہی غالب آؤ گے۔ (پارہ:4، سورۂ آل عمران:139)

یعنی اے مسلمانو...!! اے مَحْبُوب صلَّی اللہُ علیہ وَ آلِہٖ وَسلَّم کے غُلامو...!! غالِب تم ہی رہو گے بس شرط ایک ہے: سچّے اِیمان والے ہو جاؤ! اللہ پاک پر کامِل بھروسہ رکھنے والے بن جاؤ...!! یہ ایک شرط پُوری کر لی جائے، اِیمان سچّا اور یقین پختہ کر لیا جائے، اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! مسلمان ہمیشہ غالِب رہے گا۔

دریا میں گھوڑے دوڑا دیئے...!!

مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ حضرت فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ کا دورِ خلافت تھا، عظیم صحابیٔ رسول حضرت سَعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللہُ عنہ لشکرِ اسلام کے ساتھ مختلف علاقوں کو فتح کر رہے تھے، اسی دوران آپ بَہُرسِیر نامی ایک شہر پہنچے اور اس کا گھیراؤ کر لیا۔ اس شہر کو فتح کرنے کے لیے دریائے دَجلہ کو پار کرنا ضروری تھا۔ چنانچہ غیر مُسْلِموں نے اپنے شہر کو بچانے کے لیے یہ چال چلی کہ ساری کِشتیاں اپنے قبضے میں کر لیں تاکہ

مسلمان دریا کو پار کر کے، شہر تک پہنچ نہ سکیں۔ حضرت سَعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللہُ عنہ جب یہاں پہنچے، کِشتیاں تلاش کیں مگر ایک بھی کِشتی نہ مِلی۔ اب پریشانی تھی کہ شہر بھی فتح کرنا ہے، دریا بھی پار کرنا ہے، کِشتی بھی کوئی نہیں ہے، اب کیا کِیا جائے۔

اسی دوران حضرت سَعد رَضِیَ اللہُ عنہ کے ذہن میں ایک ترکیب آئی، آپ نے سارے لشکر کو جمع کیا اور فرمایا: اے لوگو! کہو...!!

نَسْتَعِیْنُ بِاللّٰہِ وَ نَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ، حَسْبُنَا اللّٰہُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْل

ہم اللہ پاک سے مدد چاہتے ہیں، اسی پر بھروسہ کرتے ہیں، ہمیں اللہ کافی ہے اور وہ کتنا اچھا کام بنانے والا ہے۔ **یہ کہہ کر گھوڑے دریا میں ڈال دو...!!**

پُورے لشکر نے حضرت سعد رَضِیَ اللہُ عنہ کی اطاعت کی اور حَسْبُنَا اللّٰہُ کہتے ہوئے گھوڑے دریا میں ڈال دیئے۔ راوِی کہتے ہیں: **اللہ پاک کی قسم! اُس دِن ایک بھی شخص دریا میں نہیں ڈُوبا، سب دریا کا سینہ چیرتے ہوئے دوسرے کنارے تک پہنچ گئے۔** جب غیر مُسلِموں نے یہ مَنظر دیکھا تو پُکار اُٹھے: دَیو آ گئے ہیں، دَیو آ گئے ہیں۔ خُدا کی قسم! ان لوگوں سے کوئی انسان جنگ نہیں کر سکتا، ان سے تو جنّات ہی لڑ سکتے ہیں۔[1]

روایات میں ہے: اسلامی لشکر جب دریا پار کر رہا تھا، اس وقت حضرت سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ عنہ حضرت سَعد رَضِیَ اللہُ عنہ کے ساتھ ساتھ چل رہے تھے، اس پُورے راستے میں حضرت سَعد رَضِیَ اللہُ عنہ کی زبان پر ایک ہی کلمہ تھا: حَسْبُنَا اللّٰہُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْل ہمیں اللہ کافی ہے اور وہ کتنا اچھا کارساز (بگڑی بنانے والا) ہے۔[2]

---

1 ...تاریخ طبری، حدیث المدائن القصوری التی...الخ، جلد:2، صفحہ:460ملتقطاً خلاصۃً۔
2 ...تاریخ طبری، حدیث المدائن القصوری التی...الخ، جلد:2، صفحہ:461۔

دَشت تو دَشت ہیں، دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے
بحرِ ظلمات میں دوڑا دیئے گھوڑے ہم نے[1]

وضاحت: یعنی اے رَبِّ کریم! تیرے دِین کا پیغام عام کرنے کے لیے جنگل تو جنگل رہے، ہم نے دریا بھی نہ چھوڑے، بحرِ ظلمات (بحرِ اَوقیانُوس یعنی *Atlantic Ocean*) میں بھی ہم نے گھوڑے دوڑا دیئے!

دورِ حاضِر کا سب سے بڑا مسئلہ

پیارے اسلامی بھائیو! کاش ہمیں بھی ایسا پکّا یقین نصیب ہو جائے! آج کے دَور کا سب سے بڑا مسئلہ جس کو ہم کہہ سکتے ہیں، وہ بے یقینی کی کیفیت ہے۔ آج اُمّتِ مسلمہ مجموعی طَور پر کئی طرح کے مسائل سے دوچار ہے ❁ غربت عام ہے ❁ مشکلات ہیں، ہر دوسرا آدمی مشکلات میں پھنسا ہوا ہے ❁ لڑائی جھگڑے ہیں ❁ نااتفاقی ہے ❁ دُنیا میں کئی جگہ تو مسلمان بیچارے ظُلم و سِتَم کا شکار ہیں، اللہ پاک ان کی غیب سے مدد فرمائے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! مسلمانوں نے تاریخ میں شاندار کارنامے انجام دیئے ہیں، اللہ کریم نے مسلمانوں کو بڑی شان و شوکت سے نوازا ہے لیکن اب حالات ذرا اَور طرح کے چل رہے ہیں، اس کی وجہ کیا ہے؟ اس پر اگر تجزیہ کیا جائے تو شاید بہت ساری وُجُوہات ہمارے سامنے آجائیں گی مگر اس سب کی ایک وجہ، جسے شاید سب سے بڑی وجہ بھی کہا جا سکتا ہے، وہ بے یقینی ہے۔ پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صلَّی اللہُ علیہ وَآلِہٖ وَسلَّم کا ارشادِ عالی شان سنیے! مشہور صحابیِ رسول حضرت اَبُو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عنہ روایت کرتے ہیں، رسولِ ذِیشان، مکی مَدَنی سلطان صلَّی اللہُ علیہ وَ

---

1 ... کلیاتِ اقبال، بانگ دار، صفحہ: 193۔

آلِہٖ وَسلَّم نے فرمایا:

مَا اَخَافُ عَلٰی اُمَّتِی اِلَّا ضَعْفَ الْیَقِیْنِ

ترجمہ: یعنی مجھے اپنی اُمّت پر خَوف نہیں ہے مگر یقین کی کمزوری کا۔[1]

ایک اور حدیثِ پاک سنیے! رسولِ رحمت، شفیعِ اُمّت صلَّی اللہُ علیہ وَ آلِہٖ وَسلَّم نے فرمایا:

نَجَا اَوَّلُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ بِالْیَقِیْنِ وَ الزُّهْدِ

اس اُمّت کے پہلے لوگ یقین اور دُنیا سے بے رغبتی کے ذریعے نجات پا گئے۔

وَ یَهْلِكُ آخِرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ بِالْبُخْلِ وَ الْاَمَلِ

اور اس اُمّت کے آخر میں آنے والے کنجوسی اور لمبی اُمّیدوں کے سبب ہلاک ہو گئے۔[2]

پتا چلا؛ بے یقینی بہت بڑی نحوست ہے، ہمیں چاہیے کہ اپنے اندر یقین پختہ کریں۔

یقین سیکھنے سے آتا ہے

حضرت خالِد بن مَعْدَان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:

تَعَلَّمُوا الْیَقِیْنَ كَمَا تَعَلَّمُوا الْقُرْآن

یعنی یقین کو بھی ایسے ہی سیکھا کرو جیسے قرآن سیکھتے ہو! میں نے بھی اسے سیکھ کر حاصِل کیا ہے۔[3]

اپنے اندر یقین پختہ کرنے کے لیے (1): دُعا کیجیے! (2): عِبادت کیجیے! بالخصوص

---

1 ... موسوعہ ابن ابی دنیا، کتاب الیقین، جلد:1، صفحہ:23، حدیث:9۔
2 ... موسوعہ ابن ابی دنیا، کتاب الیقین، جلد:1، صفحہ:19، حدیث:3۔
3 ... موسوعہ ابن ابی دنیا، کتاب الیقین، جلد:1، صفحہ:22، حدیث:7۔

تِلاوت کثرت سے کیجیے! اور درودِ پاک پڑھا کیجیے! (3): دُنیا سے بے رغبتی اختیار کیجیے! اس کی برکت سے یقین پختہ ہو جائے گا۔

بیان کا خُلاصہ

حضرت طالُوت رحمۃُ اللہِ علیہ کے واقعہ کی ضمن میں ہم نے 4 باتیں سیکھیں: (1): اپنی صحت کا خیال رکھنا چاہیے (2): عِلْمِ دِین کی طرف رغبت بڑھانی ہے تاکہ ہماری رُوح بھی صحت مند رہے (3): شرعی اَحْکامات پر مضبوطی سے عَمَل پیرا رہنا ہے، تاکہ دُنیا اور آخرت میں کامیابی نصیب ہو (4): اللہ پاک پر یقین پختہ رکھنا ہے، اس کی برکت سے دونوں جہان کی کامیابیاں ہمارا مقدر ہو جائیں گی۔ اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم!

اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہ وَ آلِہٖ وَسلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

Muslim's Funeral (غسلِ میت و کفن دفن) ایپلی کیشن

اے عاشقانِ رسول! آج ٹیکنالوجی کا دور ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رسول کی دینی تنظیم دَعْوَتِ اسلامی کے I.T ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے مختلف موبائل ایپلی کیشنز جاری کی جاچکی ہیں، جن میں سے ایک موبائل ایپلی کیشن ہے: Muslim's Funeral۔ اس موبائل ایپلی کیشن میں ❁ مَیِّت کے غُسل و کفن اور دفن وغیرہ کے مُتَعَلِّق اہم ترین مَعْلُومات فراہم کی گئی ہیں ❁ ایک خاص بات یہ کہ مَیِّت کو غُسل کیسے دینا ہے؟ ❁ کفن کیسے پہنانا ہے؟ اس کے عملی طریقہ کے لئے Animated Videos بھی شامل ہیں ❁ اس کا ایک بہت اہم فیچر

یہ بھی ہے کہ اس میں آپ کو اپنے ملک اور شہر کے بڑے ذمہ دارن کے نمبر بھی مل جائیں گے جن پر رابطہ کر کے آپ کفن دفن کی فی سبیلِ اللہ خدمات حاصل کر سکتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے ایک شرعی مسئلہ عرض کرتا ہوں:

درست کیا ہے؟

(درست شرعی مسئلہ اور عوام میں پائی جانے والی غلط فہمی کی نشاندہی)

مسئلہ: اپنی آسانی کے لیے ایصال ثواب کا دن مُقَرَّر کرنا جائز ہے، جبکہ اس کو شرعاً لازم نہ سمجھا جائے۔

وضاحت: ایصال ثواب کا اہتمام کرنا مسلمانوں میں رائج، جائز اور اجر و ثواب کا کام ہے۔ ہمارے یہاں عام طور پر ایصال ثواب کے لیے دنوں کو مُقَرَّر کیا جاتا ہے کہ مثلاً ❁ اہلِ بیت اطہار کو مُحَرَّم شریف کی 10 تاریخ کو ثواب ہدیہ کیا جاتا ہے ❁ اسلامی مہینے کی گیارہ تاریخ کو غوثِ پاک کی بارگاہ میں ثواب پیش کیا جاتا ہے ❁ بعض احباب ہر مہینے کی پہلی جمعرات کو بعض بزرگوں کے ایصالِ ثواب کے لیے اہتمام کرتے ہیں ❁ یونہی قل شریف، ساتواں، چالیسواں یا برسی کے لیے بھی دن مُقَرَّر کیے جاتے ہیں۔

تَوَجُّہ سے مسئلہ سماعت فرمائیے: **فتاویٰ رضویہ شریف** میں ہے: مسلمانوں کو ایصالِ ثواب کرنے کے لیے اپنی سہولت کی خاطر دن مُقَرَّر کرنا بالکل جائز ہے جبکہ ان دنوں کو مُقَرَّر کرنا شرعی طور پر لازم نہ سمجھا جائے۔[1] اللہ پاک ہمیں دُرست اسلامی اَحکام سیکھنے

1 ... فتاوی رضویہ، جلد:9، صفحہ:421 بتصرف۔

اور ان پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دانتوں کے درد کا علاج

سُوْرَۃُ یٰسٓ کی آیت نمبر 58:

سَلٰمٌ ۟ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ ﴿۵۸﴾

3 بار پڑھ کر اپنی اُنگلی پر دَم کر کے دانتوں پر ملیے اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! دانتوں کا درد جاتا رہے گا۔[1] اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ... بیمار عابد، صفحہ: 31 بتصرف۔